جب ذبح رن میں ہو گئے شبیرِ الاماں

جب ذبح رن میں ہو گئے شبیرِ الاماں
میدانِ کربلا میں قیامت ہوئی عیاں
خیموں کی سمت سے نظر آنے لگا دھواں
مسند کہاں حسین کا دلدار تھا کہاں

کیا ذکر تعزیت کا ہو پرسے کا ذکر کیا
خوش ہو رہے تھے خیمے جلا کر وہ اَشقیا

اَفسوس ظالموں نے کیا ظلم کس قدر
پھٹتا ہے سن کے جسکو ہر اِک فرد کا جگر
بیماری میں تھے مبتلا سجّاد تو اِدھر
چھنتی تھی بیبیوں کے سروں سے رداء اُدھر

گالوں پہ ہاتھ رکھ کے کوئی بچّی روتی تھی
شبیر کی وہ جاں تھی علی کی وہ پوتی تھی

عابد کو اِس طرح سے ستمگار لے چلے
گردن میں ڈال طوقِ گراں بار لے چلے
پہنا کے بیڑی پاؤں میں کفّار لے چلے
ایسے بنا کے قافلہ سالار لے چلے

ٹھوکر کبھی جو چلنے میں سجاد کھاتے تھے
بڑھکر لعین پشت پہ دِرّے لگاتے تھے

مڑ مڑ کے دیکھتے تھے جو ناقوں کی پشت پر
سر ننگے ساری بیبیاں آئی اُنہیں نظر
آنکھوں سے خوں بہاتے تھے تب وہ نحیف تر
جب کرتے تھے بلند ستمگار شہ کا سر

کہتے تھے جز خدا کے سہارا کوئی نہیں
بعد آپ کے اے بابا ہمارا کوئی نہیں

القصہ قید خانے میں لے آئے پھر لعیں
کیسا ملا مکان تھا کیسے تھے وہ مکیں
کچھ روشنی نہیں تھی ہوَا کا گذر نہیں
پردے کا اہتمام نہ سایہ ہی تھا کہیں

سَکتے میں سارے بچّے تھے کچھ بولتے نہ تھے
پھر بھی لعین ہاتھوں کو کیوں کھولتے نہ تھے

اِس قید خانے میں تھی رُقیہءِ نیک نام
مصروف آہ و زاری میں رہتی تھی صبح و شام
بھولی تھی سب ستم تھا فقط یاد ایک نام
شبیرِ جانِ فاطمہ سبطِ شہِ اَنام

لوگو بتاؤ میرے ہیں بابا گئے کدھر؟
کچھ اُنکو اپنی پیاری رُقیہ کی ہے خبر؟

کہتی تھی یہ رُقیہ کے "نیند آئے بھی اگر"
سوؤنگی جب تلک نہ ملے سینۂ پدر
قلبِ یزیدلع پر جو ہوا آہ کا اَثر
بھجوایا اُنکے روبرو سبطِ نبی کا سر

طشتِ طلاء میں آیا سرِ شاہِ بیکساں
دوڑی رُقیہ کہتی ہوئی ہائے بابا جاں

سر سے لپٹ کے ہوگئی روتے ہوئے نڈھال
کہنے لگی بتائیے اے شاہِ خوش خصال
کس نے کیا ہے آپکا اے بابا جاں یہ حال
کس نے کیا ہے آپکا چہرہ لہو سے لال

کیا کیا اُٹھائے صدمے تمہاری جدائی میں
باندھی گئی رسن میری ننّھی کلائی میں

منہ رکھ کے اپنے بابا کے منہ پر وہ لاڈلی
اِس طرح روتے روتے وہ خاموش ہو گئی
بچیّ کی سِسکیوں کی جب آواز نہ سنی
اہلِ حرم یہ سمجھے کہ طاری ہوئی غشی

شانہ ہلا کے دیکھا قیامت گذر گئی
روتے ہوئے رُقیہ جہاں سے گذر گئی

جتنے کیئے لعینوں نے مظلوموں پہ ستم
وہ سب بیان کرنے سے قاصر ہے یہ قلم
سیف الہدی حضور کا مجھ پر ہوا کرم
زنداں میں سانحہ جو ہوا ہے کیا رقم

سن ربِّ ذو الجلال عزادارو کی دعاء
پہنچا دے زندگی میں بس اِک بار کربلاء